سوال

(163) تعزیت کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن وحدیث کی روشنی میں تعزیت کا طریقہ کیا ہے، میت کے لواحقین کے پاس جا کر میت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور رواداری کے طور پر قل خوانی میں شرکت کرلینا ، لیکن کھانے پینے سے اجتناب کرنا ، اسی طرح محض علاقے داری کی وجہ سے جنازہ پڑھنا جبکہ جنازہ سنت کے مطابق نہ پڑھایا جارہا ہو، ان تمام مسائل کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل میت کو تسلی دینا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا تعزیت کہلاتا ہے، نیز میت کے لئے دعا کرنا بھی تعزیت میں شامل ہے لیکن دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا محض ایک رسم ہے۔ احادیث میں تعزیت کی فضیلت بایں الفاظ وارد ہے کہ ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے سبز رنگ کا حلہ پہنائیں گے جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن لوگوں کے لئے باعث رشک ہوگا۔'' [مصنف ابن ابی شیبہ، ص:۱٦۴، ج۴]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر ان الفاظ سے تعزیت کیا کرتے تھے کہ ''اللہ تعالیٰ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اللہ کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ ہمیں ثواب لینے کی نیت سے صبر کرنا چاہیے۔'' [مسند امام احمد، ص:۲۰۴، ج۵]

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعزیت کے لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں تسلی دی، نیز میت کے گناہوں اور اس کے لئے رفع درجات کی دعا کی۔ [مسند امام احمد، ص:۲۹۷، ج۲]

تعزیت کے لئے تین دنوں کی تحدید بھی درست نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تین دن بعد ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی تھی۔ [مستدرک حاکم، ص:۲۹۸، ج۲]

تعزیت کے سلسلہ میں دو چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے:

(الف) گھر یا مسجد میں مخصوص طریقہ سے تعزیت کے لئے اجتماع کرنا۔

(ب) اہل میت کا مہمانوں کے لئے کھانے کا اہتمام کرنا، ان دونوں کاموں کی احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ قل خوانی میں شرکت درست نہیں ہے اور نہ ہی علاقہ داری کے طور پر

جنازہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ جنازے کا مقصد میت کے لئے دعا کرنا ہے، اس مقصد کے پیش نظر اگر سنت کے مطابق جنازہ نہ بھی پڑھا جائے تو بھی شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ۔
[واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:197